بسم اللہ الرحمن الرحیم

REGD. NO. L. 5254   ۹

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ

عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

خطبہ نمبر ۱

فی پرچہ ۱۳ نئے پیسے

جلد ۵۰/۱۵ ‖ ۴ صلح ۱۳۴۰ ہش ‖ ۴ جنوری ۱۹۶۱ء ‖ نمبر ۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق دعا کی تحریک

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالے اپنے فضل سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ اور صحت وعافیت کے ساتھ کام والی لمبی زندگی عطا کرے۔

آمین اللھم آمین

مشرق بعید میں امریکہ کے فضائی اور بحری بیڑوں کو تیار رہنے کا حکم

لاؤس میں کمیونسٹوں نے کئی اور علاقوں پر قبضہ کر لیا

واشنگٹن ۳ جنوری۔ لاؤس میں تازہ ترین فوجی جھڑپوں کے بعد جو صورت حال پیدا ہو گئی ہے۔ اس سے عہدہ برآ ہونے کے لئے مشرق بعید میں متعین امریکی فضائیہ اور بحری بیڑے کو تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ ادھر لاؤس میں کمیونسٹوں کی حامی فوجوں نے کئی کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ اور بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے جارز کے وسیع میدانوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ کمیونسٹ فوجیں کئی اور شہروں پر قبضہ کرنے کے بعد بدستور پیش قدمی کر رہی ہیں۔

دریں اثناء لاؤس کی صورت حال پر غور کرنے کے لئے بنکاک میں سیٹو کے فوجی نائبین کا اجلاس طلب کر لیا گیا ہے۔ کل لاؤس کی شاہی حکومت کے وزیر اطلاعات نوراسنگ نے بتایا کہ لاؤس کے وزیر اعظم بونو دوم لاؤس میں عام لام بندی کا حکم دینے کے سوال پر غور کر رہے ہیں۔ کیونکہ لاؤس میں کمیونسٹ فوجوں کی مداخلت کی وجہ سے صورت حال انتہائی سنگین ہو گئی ہے۔ اور قومی فوجوں کو بیرونی حملہ کے خلاف ملک کے تحفظ کے لئے اپنا فرض انجام دینے کا یہ آخری موقعہ ہوگا۔ وزیر اطلاعات نے اعتراف کیا۔ کہ نادرن لاؤس میں کمیونسٹ فوجوں کو کئی کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں۔ انہوں نے تسلیم کیا کہ وسطی لاؤس میں کمیونسٹ فوجوں نے جارز کے تمام میدانی علاقہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ جو فوجی اعتبار سے بہت اہم ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس علاقہ میں دشمن کا مقابلہ کرنے والی شاہی فوجیں دشمن کے توپ خانہ کی زبردست فائرنگ کے دباؤ کے باعث زینگ خوانگ کے علاقہ میں ہٹ آئی ہیں۔ جو جارز کے میدانی علاقہ سے تیس میل دور ہے۔ وزیر اطلاعات نے کہا کہ لاؤس میں پھونگ سلے کے شہر پر بھی دشمن کا قبضہ ہو گیا ہے۔

لاؤس کے وزیر اطلاعات نے کہا کہ لاؤس فی الحال دوست ملکوں سے براہ راست امداد کی اپیل نہیں کرے گا۔ کیونکہ ایسی امداد سے بین الاقوامی تصادم شروع ہونے کا خدشہ ہے۔ جس سے ہم حتی الامکان بچنا چاہتے ہیں۔ اس لئے ہم اپنے وسیلوں سے ہی دشمن کا مقابلہ کریں گے۔ لیکن انہوں نے کہا کہ اگر جارحانہ حملے جاری رہے اور اس سے ہماری سالمیت اور آزادی کو خطرہ پیدا ہو گیا۔ تو ہم دوست ملکوں سے مدد مانگنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ مسٹر نوراسنگ نے پریس کانفرنس میں یہ اعلان بھی کیا کہ شاہی فوجوں کے خلاف حملوں میں چینی فوجیوں نے بھی حصہ لیا ہے۔

حکومت گندم پر دوبارہ کنٹرول نافذ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی

لائلپور میں وزیر خوراک و زراعت لیفٹننٹ جنرل کے ایم شیخ کا اعلان

لائلپور ۳ جنوری۔ وزیر خوراک و زراعت لیفٹننٹ جنرل کے ایم شیخ نے کل یہاں اعلان کیا کہ حکومت گندم پر دوبارہ کنٹرول نافذ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی۔ آپ نے کہا ہم غذائی اجناس اور روزمرہ کے استعمال کی دوسری اشیاء کی سپلائی بہتر بنانے کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔

جنرل شیخ زراعتی کالج اور تحقیقاتی انسٹی ٹیوٹ کی گولڈن جوبلی کی تقاریب کا افتتاح کرنے کے بعد اخباری نمائندوں سے بات چیت کر رہے تھے۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ ملک کو غذائی معاملہ میں خودکفیل بنانے کی غرض سے مغربی پاکستان کے سات منتخب اضلاع میں جو ہنگامی پروگرام شروع کیا گیا ہے وہ کامیاب رہے گا۔

وزیر خوراک نے چینی کی قلت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ملک کے دونوں حصوں میں نئے یونٹ لگائے جا رہے ہیں۔ اور پانچ سالہ منصوبہ کے دوران ۳۰ لاکھ ٹن چینی تیار ہونا شروع ہو جائے گی۔ اسی طرح چینی کی درآمد پر صرف ہونے والا زرمبادلہ بچا کر دوسرے ترقیاتی منصوبوں پر لگایا جا سکے گا۔

آپ نے بتایا کہ حکومت کی خوراک کے مسائل کو دوسرے معاملات پر ترجیح دے رہی ہے۔ اور انہیں حل کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہی ہے۔

گھانا کے لوکل مبلغ مکرم محمد ابراہیم صاحب مانو اپنے وطن واپس جانے کیلئے روانہ ہو گئے

ربوہ ۳ جنوری۔ مکرم محمد ابراہیم مانو صاحب مقامی مبلغ گھانا جو ایک سال کے ریفریشر کورس کے لئے مرکز سلسلہ میں تشریف لائے تھے کل مورخہ ۲ جنوری ۱۹۶۱ء بذریعہ جناب ایکسپریس کراچی روانہ ہو گئے۔ جہاں سے آپ اپنے وطن واپس تشریف لے جائیں گے۔

احباب جماعت نے اسٹیشن پر پہنچکر آپکو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالے آپکو بخیریت منزل مقصود پر پہنچائے۔ اور خدمت دین کی بیش از بیش خدمات کی توفیق عطا فرمائے آمین

شاہ مراکش ۲۶ جنوری کو پاکستان آئیں گے

کراچی ۳ جنوری معلوم ہوا ہے کہ مراکش کے شاہ محمد خامس ۲۶ جنوری کو پاکستان کے چار دن کے دورے پر کراچی پہونچیں گے۔ اس سے پہلے سابقہ پروگرام کے مطابق وہ جنوری کے پہلے ہفتے میں کراچی آنے والے تھے

دعا کی تحریک

—— حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ——

مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب کراچی نے تار دی ہے کہ ان کے والد صاحب تا حال شدید طور پر بیمار ہیں۔ جملہ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ انکی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے اپنے فضل سے انہیں جلد شفا دے اور انہیں صحت وعافیت کی زندگی عطا فرمائے

(مرزا بشیر احمد ربوہ)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

مذہب کا اہم ترین حصہ ـــــ عبادتِ الٰہی

نماز باجماعت کی پابندی اور دوسروں کو اس کی تلقین کرنا ہر مومن کا فرض ہے

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

حال ہی میں تفسیر کبیر کی جلد پنجم (حصہ سوم) شائع ہوئی ہے جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ النمل۔ سورۃ القصص اور سورۃ العنکبوت کی نہایت پُر معارف تفسیر بیان فرمائی ہے۔

سورۃ النمل کی ابتدائی آیات کی تفسیر کا ایک حصہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے اس میں حضور نے نماز باجماعت کی اہمیت واضح فرمائی ہے

(ادارہ)

پھر فرماتا ہے یہ قرآن ہدایت اور بشارت کا تو موجب ہے مگر ان کے لئے نہیں جو اپنے مُنہ سے تو ایمان کا اظہار کرتے ہیں لیکن عمل دیکھو تو نہ وہ نمازیں پڑھتے ہیں نہ زکوٰۃ دیتے ہیں اور نہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں ایسے لوگوں کے لئے نہ قرآن ہدایت کا موجب بنتا ہے اور نہ الٰہی تائیدات اور اس کی برکات اُنکے شاملِ حال ہوتی ہیں۔ قرآن کریم کی کامل ہدایت اور اس کی بشارت کے شیریں ثمرات سے صرف وہی لوگ متمتع ہوتے ہیں جو باجماعت نمازیں ادا کرتے ہیں۔ ہمیشہ زکوٰۃ دیتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ مذہب کا اہم ترین حصہ جو اُس کے لئے دل اور دماغ کی حیثیت رکھتا ہے۔ عبادتِ الٰہی ہی ہے اگر عبادتِ الٰہی کو ترک کر دیا جائے تو مذہب صرف رسم و رواج کا نام بن کر رہ جائے گا۔ اور خدا تعالیٰ سے تعلق کا دعوےٰ محض ایک ڈھکوسلہ ہوگا۔ اسلئے اس جگہ مومنوں کی پہلی صفت اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وہ نمازوں کو قائم کرتے ہیں یعنی خود بھی باجماعت نماز ادا کرتے ہیں جس کی طرف یقیمون کا لفظ اشارہ کرتا ہے اور دوسروں کو بھی نمازوں کی ادائیگی کی تلقین کرتے رہتے ہیں۔ گویا بحیثیت جماعت وہ نمازوں کی ادائیگی کا ہمیشہ التزام رکھتے ہیں اگر یہاں صرف انفرادی نمازوں کا ذکر ہوتا تو یصلون کہنا کافی تھا مگر اللہ تعالےٰ نے یصلون کا لفظ استعمال نہیں فرمایا بلکہ یقیمون الصلوٰۃ کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں اسی طرح قرآن کریم کے اور مقامات میں بھی اقیموا الصلوٰۃ و اقاموا الصلوٰۃ کے الفاظ ہی استعمال ہوئے ہیں اور اقامت ہمیشہ باجماعت نماز میں ہی ہوتی ہے۔ پس مومنوں کی ایک بڑی علامت اس آیت میں یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ باجماعت نمازیں ادا کرتے ہیں اور نہ صرف خود نمازوں کی پابندی کرتے ہیں بلکہ دوسروں کو بھی نمازوں کی ادائیگی کی تلقین کرتے رہتے ہیں۔

ہم نے دیکھا ہے بعض لوگ خود تو نماز کے بڑے پابند ہوتے ہیں مگر اپنے بیوی بچوں کے متعلق کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ حالانکہ اگر ان کے دل میں سچا اخلاص ہو تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ کسی بچے کا یا بیوی کا یا بہن بھائی کا نماز چھوڑنا انسان گوارہ کر سکے۔

ہماری جماعت کے ایک مخلص دوست تھے جو اب فوت ہو چکے ہیں۔ ان کے لڑکے نے ایک دفعہ مجھے لکھا کہ میرے والد صاحب میرے نام الفضل جاری نہیں کروا تے میں نے انہیں لکھا کہ آپ کیوں اس کے نام الفضل جاری نہیں کراتے۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں چاہتا ہوں کہ مذہب کے معاملہ میں اسے آزادی حاصل رہے۔ اور وہ آزادانہ طور پر اس پر غور کر سکے میں نے انہیں لکھا کہ الفضل پڑھنے سے تو آپ سمجھتے ہیں اس پر اثر پڑے گا اور مذہبی آزادی نہیں رہے گی۔ لیکن کیا اس کا بھی آپ نے کوئی انتظام کر لیا ہے۔ کہ اسکے پروفیسر اس پر اثر نہ ڈالیں۔ اس کی کتابیں اس پر اثر نہ ڈالیں۔ اسکے دوست اس پر اثر نہ ڈالیں اور جب یہ سارے کے سارے اثر ڈال رہے ہیں تو کیا آپ چاہتے ہیں کہ اسے زہر تو کھانے دیں اور تریاق سے بچایا جائے غرض اقامتِ صلوٰۃ ایک نہایت ہی ضروری چیز ہے اور اس میں خود نماز پڑھنا دوسروں کو پڑھوانا اور اخلاص اور جوش کیساتھ پڑھنا باوضو ہو کر ٹھہر ٹھہر کر باجماعت اور پوری شرائط کے ساتھ نماز پڑھنا شامل ہے۔ احادیث میں آتا ہے کہ نماز خدا اور بندے کے درمیان ملاقات کا ایک ذریعہ ہوتی ہے گویا اسکے ذریعہ الوہیت کا وہ رنگ جو نبی کے واسطہ سے اللہ تعالےٰ پیدا کرنا چاہتا ہے مومنوں پر چڑھ جاتا ہے اور وہ اللہ تعالےٰ کے رنگ میں رنگین ہو جاتے ہیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز باجماعت کا اس قدر احترام فرماتے تھے کہ ایک دفعہ آپ کے پاس ایک نابینا آیا اور اس نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میرا مکان مسجد سے بہت دور ہے اور چونکہ مجھے مسجد پہنچنے میں سخت دقت پیش آتی ہے اس لئے اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنے گھر میں ہی نماز ادا کر لیا کروں (اس وقت مدینہ میں کچے مکانات ہوتے تھے اور جب بارش کے دنوں میں پانی گلیوں میں بہتا تھا تو چونکہ پانی دیواروں کی بنیادوں کے ساتھ ٹکرا کر گزرتا تھا اور دیواریں پانی سے ٹوٹ جاتی تھیں۔ اس لئے پانی کی زد سے دیواروں کو بچانے کے لئے لوگوں نے گلی میں دیواروں کی بنیادوں کے ساتھ ساتھ چلے ہوئے پتھر جن کو پنجابی زبان میں کھنگر کہتے ہیں رکھے ہوتے تھے گلیوں میں کھنگر رکھنے کا رواج ہمارے ملک میں بھی ہے اور چونکہ ایک نابینا کے لئے سڑک کے بیچ میں چلنا مشکل ہوتا ہے اس لئے وہ ہمیشہ دیواروں کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں اور دیوار کے ساتھ ہاتھ مارتے جاتے ہیں اگر وہ ایسی دیوار کے ساتھ چلیں جس کے ساتھ کھنگر رکھے ہوئے ہوں تو ان کے گر کر زخمی ہونیکا خطرہ ہوتا ہے) جب اس نابینا نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں یہ عرض کیا کہ چونکہ دیواروں کے ساتھ پتھر رکھے ہوتے ہیں اور گلی کے بیچ میں میں چل نہیں سکتا اور اگر دیوار کے ساتھ چل کر مسجد میں آؤں تو گر کر زخمی ہونے کا خطرہ ہے اس لئے مجھے اجازت ہو تو میں گھر پر نماز ادا کر لیا کروں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت اچھا اگر تمہیں مسجد میں آتے ہوئے مشکل پیش آتی ہے تو تم اپنے گھر میں ہی نماز ادا کر لیا کرو۔ یہ سن کر وہ نابینا گھر کی طرف چل پڑا مگر ابھی وہ تھوڑی دور ہی گیا تھا کہ آپ نے صحابہؓ سے فرمایا اس کو واپس بلاؤ وہ جب واپس آیا تو آپؐ نے اس سے دریافت فرمایا کہ کیا تمہارے گھر میں اذان کی آواز پہنچ جاتی ہے اس نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! اذان کی آواز تو پہنچ جاتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا اگر اذان کی آواز تمہارے گھر میں پہنچ جاتی ہے تو چاہے تمہیں مسجد میں آتے وقت ٹھوکریں لگیں اور تم زخمی ہو جاؤ مسجد میں ضرور آیا کرو۔ اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا میرا جی چاہتا ہے کہ جب عشاء یا صبح کی نماز ہو تو میں اپنی جگہ کسی اور کو کھڑا کر دوں اور کچھ لوگوں کو ساتھ لے کر ان کے سروں پر لکڑیوں کے گٹھے رکھ کر سارے شہر کا چکر لگاؤں اور جو لوگ گھروں میں بیٹھے ہوئے ہوں ان کے گھروں کو آگ لگا دوں اب دیکھو گو آپؐ نے عملاً ایسا کیا تو نہیں مگر اس سے اتنا تو ظاہر ہے کہ آپ کے دل میں نماز باجماعت کی کس قدر اہمیت تھی۔ آپ نے اس مثال کے ذریعہ لوگوں کو سمجھایا کہ جو لو

(باقی ص ۸ پر)

اسلام کا عالمگیر غلبہ

تقریر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۰ء

(۳)

اسی طرح آپ نے عیسائی مناظر سے اپنے مذہب کو زندہ اور اپنی الہامی کتاب کو سچی اور زندہ کامل کتاب ثابت کرنے کے لئے نیا نشان دکھانے کے لئے مقابلہ کی دعوت دیتے ہوئے فرمایا کہ

"حضرات عیسائی صاحبوں کے ساتھ ایک آسان فیصلہ کا طریق یہ ہے۔ جو میں زندہ اور کامل خدا سے کسی نشان کے لئے دعا کرتا ہوں اور آپ حضرت مسیح سے جو آپ کے نزدیک حیّ وقیوم ہے دعا کریں اور میں اس وقت اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر میں بالمقابل نشان دکھانے سے قاصر رہا تو ہر ایک سزا اپنے اوپر اٹھا لوں گا۔ اگر آپ نے مقابلہ پر کچھ دکھایا تب بھی سزا اٹھا لونگا۔"

نیز آپ نے فرمایا کہ:۔

"مدعی فریق جس کتاب کو الہامی سمجھتا ہے۔ اس میں مومن کی جو علامات بیان کی گئی ہیں وہ اپنے وجود میں ثابت کر دکھلائے۔ تب وہ پکا مسلمان یا عیسائی ہو سکتا ہے۔

مثلاً متی ۱۷/۲۱ میں لکھا ہے۔

"اگر تم میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا تو اس پہاڑ سے کہو گے کہ یہاں سے سرک کر وہاں چلا جا۔ اور وہ چلا جائے گا اور کوئی بات تمہارے لئے ناممکن نہ ہوگی۔"

اور مرقس ۱۶/۱۷ میں لکھا ہے کہ

"ایمان لانے والے میرے نام سے بدروحوں کو نکالیں گے۔ نئی نئی زبانیں بولیں گے۔ سانپوں کو اٹھا لیں گے۔ اور اگر کوئی ہلاک کرنے والی چیز پئیں گے تو انہیں کچھ ضرر نہ پہنچے گا۔ وہ بیماروں پر ہاتھ رکھیں گے تو اچھے ہو جائیں گے"

اور یوحنا ۱۴/۱۲ میں لکھا ہے۔

"میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو مجھ پر ایمان رکھتا ہے یہ کام جو میں کرتا ہوں وہ بھی کرے گا بلکہ ان سے بھی بڑے کام کرے گا"

"پس عیسائی مناظر کو چاہیئے کہ وہ اپنے کو ایماندار اور سچا عیسائی ثابت کرنے کے لئے اپنے وجود میں ان علامات کو ثابت کریں اور اپنے متعلق یہ دعوے کیں۔ کہ قرآن مجید میں ایمان کی بیان کردہ علامات اپنے وجود میں ثابت کر دکھاؤنگا اور ایک سال کے اندر اندر جس رنگ میں اللہ تعالیٰ چاہیگا ایسے نشان دکھاؤنگا جس پر فریق مخالف ہرگز قادر نہ ہوگا اور فرمایا مجھے قادر مطلق خدا نے اپنے مکالمہ سے شرف بخشا ہے اور اطلاع دی ہے کہ میں ہر ایک مقابلہ میں جو روحانی اور سماوی تائیدات میں کیا جائے تیرے ساتھ ہوں اور تجھے غلبہ ہوگا"

(جنگ مقدس ص۱۳۷-۱۳۸)

لیکن مسیحی مناظر نے اس دعوت کو قبول کرنے سے بھی پہلوتہی کی۔ اور اعتراض کیا کہ

"ہم مسیحی پرانی تعلیمات کے لئے نئے معجزات کی کچھ ضرورت نہیں دیکھتے۔ اور نہ ہم اس کی استطاعت اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اور یہ کہ ان نشانات کا وعدہ ہم سے نہیں ہے۔"

اس کے جواب میں آپ نے فرمایا:۔

"یہ تو مناسب نہیں کہ ایک طرف تو آپ اہل حق کے ساتھ بحیثیت عیسائی ہونے کے مباحثہ کریں۔ اور جب بحیثیت عیسائی کے نشان مانگے جائیں تب کہیں کہ ہم میں استطاعت نہیں اس بیان سے تو آپ اپنے اوپر اقبالی ڈگری کراتے ہیں کہ آپ کا مذہب اس وقت زندہ مذہب نہیں ہے۔ لیکن ہم جس طرح پر خدا تعالیٰ نے ہمارے سچے ایماندار ہونے کے نشان ٹھہرائے ہیں (یعنی خواب الہام۔ مکاشفات کے ذریعہ بشارتوں کا ملنا۔ اور مکالمہ الٰہیہ اور قبولیت اور خدا کا متکفل ہونا۔ اور فرشتوں کا نزول اور دعاؤں کا قبول کرنا وغیرہ) اس التزام سے نشان دکھانے کو تیار ہیں۔ اگر نہ دکھلا سکیں تو جو سزا چاہیں دے دیں۔ اور جس طرح کی چھری چاہیں ہمارے گلے پر پھیر دیں۔"

(جنگ مقدس ص۱۵۳-۱۵۵)

پھر آپ نے قرآن مجید کا دوسری کتابوں سے مقابلہ کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

"صرف قرآن کریم ایسی کتاب ہے جو اپنے دعوے کو ہر قسم کی دلیل سے مدلل کرتا اور پھر پیش کرتا ہے۔ اور خدا کے احکام کو زبردستی نہیں منواتا۔ بلکہ انسان کے منہ سے سر تسلیم خم کرنے کی صدا نکلواتا ہے۔ نہ کسی جبر و اکراہ سے بلکہ اپنے لطیف طریق استدلال سے اور فطری سیادت سے دوسرے تورات و انجیل وغیرہ کا مخاطب خاص گروہ ہے۔ اور قرآن کے مخاطب کل لوگ ہیں جو قیامت تک پیدا ہوں گے۔ پہلی کتابوں کے زیر نظر دوسرے مذاہب دہریہ فلاسفر اور براہمو وغیرہ نہ تھے۔ برخلاف اس کے قرآن شریف کے مخاطب کل ملل اور مذاہب اور فرقے ہیں۔"

(ملفوظات جلد ۲ ص۸۸-۸۹)

"پھر انجیل کی تعلیم مختص المقام والزمان اور مختص القوم تھی۔ مگر قرآن ہر قوم اور ہر طبقہ انسانی اور ہر وقت اور قیامت تک کے لئے نوع انسان کے لئے ایک ہی لاتبدیل قانون ہے۔"

(ملفوظات جلد ۱ ص۸۶ و ۲۲۱)

اور قرآن کریم کے اس کمال کو ثابت کرنے کے لئے آپ نے مخالفین اسلام کو چیلنج دیا کہ:۔

"میرا دعوے ہے کہ تمام صداقتیں قرآن مجید میں موجود ہیں۔ اور اگر کوئی مدعی ایسی صداقتیں پیش کرے کہ وہ قرآن میں نہیں تو میں اسے نکال کر دکھانے کو تیار رہوں۔"

(ملفوظات ص۲۸۵)

پھر آپ نے ۱۸۹۹ء میں ایک اشتہار کے ذریعہ برٹش گورنمنٹ کو ایک مذہبی کانفرنس منعقد کرانے کی طرف توجہ دلائی۔ جس میں تمام قوموں اور تمام مذاہب کے سرگروہ، علماء فقراء اور ملہم جلسہ کی تاریخ پر حاضر ہو کر اپنے مذہب کی سچائی کے دو ثبوت دیں۔

(۱) ایسی تعلیم پیش کریں۔ جو دوسری تعلیموں سے اعلیٰ ہو۔ جو انسانی درخت کی تمام شاخوں کی آبپاشی کر سکتی ہو۔

(۲) دوسرے یہ ثبوت دیں کہ ان کے مذہب میں روحانیت اور طاقت بالا ویسی ہی موجود ہے۔ جیسا کہ ابتداء میں دعوے کیا گیا تھا۔

پھر تعلیم کی خوبیاں بیان کرنے کے بعد ایسی اعلیٰ پیشگوئیاں پیش کریں۔ جو محض خدا کے علم سے مخصوص ہوں۔ اور نیز ایک سال کے اندر پوری بھی ہو جائیں۔ غرض ایسے نشان ہوں۔ جن سے مذہب کی روحانیت ثابت ہو۔ اور پھر ایک سال تک

وقف جدید سال چہارم کا آغاز

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقف جدید سال چہارم کا آغاز فرما دیا ہے۔ جملہ امراء کرام صدر صاحبان و سیکرٹریان جماعت کی خدمت میں التماس ہے کہ چوتھے سال کے وعدے اضافہ کے ساتھ اور چندہ کی رقوم جلد ارسال فرمائیں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ ربوہ)

انتظار کر کے غالب مغلوب کے حالات شائع کر دئیے جائیں گے (تریاق القلوب)

پھر ایک معیار جو آپ نے سچے اور زندہ مذہب کا پیش کیا وہ یہ تھا کہ:

"ہر ایک مذہب جو خدا تعالے کی طرف سے ہو کر اپنی سچائی پر قائم ہوتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ ہمیشہ اس میں ایسے انسان پیدا ہوتے رہیں کہ جو اپنے پیشوا اور ہادی اور رسول کے نائب ہو کر یہ ثابت کریں کہ وہ نبی اپنی روحانی برکات کے لحاظ سے زندہ ہے فوت نہیں ہوا۔"

(تریاق القلوب)

اور فرمایا۔

"کہ حقیقی اور زندہ وہی ہے جو وہ مردوں کو پاک اور صاحب خوارق اور ملہم بنائے اور وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ہم اسلام اور قرآن کے نور جو ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت موجود تھے دکھلانے کے لئے تیار ہیں۔"

(ص ۶۲-۶۳)

اس معیار کے مطابق آپؑ نے اپنے وجود کو پیش کر کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا زندہ نبی ہونا ثابت کیا۔ اور فرمایا:۔

انی لقد احییت من احیائہ
واھاً لاعجاز فما احیانی

یعنی میں آپؐ کے زندہ کرنے سے زندہ ہوا ہوں سبحان اللہ! کیا اعجاز ہے اور آپ نے کیا ہی اچھا مجھے زندہ کیا ہے۔

اور فرماتے ہیں:۔

"میں خدا تعالے کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کا نام لے کر جھوٹ بولنا سخت بدذاتی ہے کہ خدا نے مجھے میرے بزرگ واجب الاطاعت سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روحانی دائمی زندگی اور پورے جلال کا یہ ثبوت دیا ہے کہ میں نے اس کی پیروی سے اور اس کی محبت سے آسمانی نشانوں کو اپنے اوپر اترتے ہوئے اور دل کو یقین کے نور سے پُر ہوتے ہوئے پایا۔ اور اس قدر نشان غیبی دیکھے کہ ان کھلے کھلے نوروں کے ذریعہ سے میں نے خدا کو دیکھ لیا ہے۔"

(تریاق القلوب ص ۵)

فرماتے ہیں:۔

"سو میں نے محض خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہنر سے اس نعمت سے کامل حصہ پایا ہے۔ جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی اور میرے لئے اس نعمت کا پانا ممکن نہ تھا۔ اگر میں اپنے سید و مولیٰ فخر الانبیاء خیر الوریٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی راہوں کی پیروی نہ کرتا۔ سو میں نے جو کچھ پایا اس کی پیروی سے پایا اور میں سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان بجز پیروی اس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا۔"

(حقیقۃ الوحی ص ۶۲)

اور فرماتے ہیں:۔

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اسلام ایسے بدیہی طور پر سچا ہے کہ اگر تمام کفار روئے زمین کے دعا کرنے کے لئے ایک طرف کھڑے ہوں اور ایک طرف میں اکیلا اپنے خدا کی جناب میں کسی امر کے لئے رجوع کروں تو خدا میری ہی تائید کرے گا مگر نہ اس لئے کہ سب سے میں ہی بہتر ہوں بلکہ اس لئے کہ میں اس کے رسولؐ پر دلی صدق سے ایمان لایا ہوں۔"

(چشمہ معرفت ص ۳۲۴)

اور فرماتے ہیں:۔

"پادریوں کی تکذیب انتہا تک پہنچ گئی تو خدا نے حجت محمدیہ پوری کرنے کے لئے مجھے بھیجا۔ کہاں ہیں پادری تا میرے مقابل پر آویں۔ میں بے وقت نہیں آیا۔ میں اس وقت آیا جب اسلام عیسائیوں کے پیروں کے نیچے کچلا گیا اور کئی لاکھ مسلمان مرتد ہو کر خدا اور رسول کے دشمن ہو گئے۔۔۔۔۔

بھلا اب کوئی پادری تو میرے سامنے لاؤ جو یہ کہتا ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی پیشگوئی نہیں کی۔ یاد رکھو وہ زمانہ مجھ سے پہلے ہی گذر گیا اب وہ زمانہ آگیا۔ جس میں خدا یہ ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ وہ رسول محمدؐ عربی جس کو گالیاں دی گئیں۔ جس کے نام کی بے عزتی کی گئی۔ جس کی تکذیب میں بدقسمت پادریوں نے کئی لاکھ کتابیں اس زمانہ میں لکھ کر شائع کر دیں وہی سچا اور سچوں کا سردار ہے۔ اس کے قبول کرنے میں حد سے زیادہ انکار کیا گیا۔ مگر آخر اسی رسول کو تاج عزت پہنایا گیا۔ اس کے غلاموں اور خادموں میں سے ایک میں ہوں جس سے خدا مکالمہ مخاطبہ کرتا ہے۔ اور جس پر خدا کے غیبوں اور نشانوں کا دروازہ کھولا گیا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی ص ۲۷۳-۲۷۴)

نبیوںؑ کا سردار

پھر آپؑ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عظیم الشان اصلاحی کام کے متعلق بدلائل بینہ ثابت کیا کہ وہ بے نظیر تھا۔ وہ نہ حضرت عیسےٰؑ کر سکتے اور نہ حضرت موسےٰ علیہ السلام اور نہ کسی اور نبی سے ہو سکتا تھا۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"وہ ایک خارستان تھا جس میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے قدم رکھا۔ اور ظلمت کی انتہاء ہو چکی تھی۔ میرا مذہب یہ ہے کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو الگ کیا جاتا اور کل نبی جو اس وقت تک گذر چکے تھے سب اکٹھے ہو کر وہ کام اور وہ اصلاح کرنا چاہتے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کی وہ ہرگز نہ کر سکتے۔ ان میں وہ دل اور وہ قوت نہ تھی جو ہمارے نبیؐ کو ملی تھی۔ اگر کوئی کہے کہ یہ نبیوں کی معاذ اللہ سوء ادبی ہے تو وہ نادان مجھ پر افترا کرے گا۔ میں نبیوں کی عزت و حرمت کرنا اپنے ایمان کا جزو سمجھتا ہوں۔ لیکن نبی کریمؐ کی فضیلت کل انبیاء پر میرے ایمان کا جزو اعظم اور میرے رگ و ریشہ میں ملی ہوئی بات ہے۔ یہ میرے اختیار میں نہیں کہ اس کو نکال دوں۔ بدنصیب اور آنکھ نہ رکھنے والا مخالف جو چاہے سو کہے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کام کیا ہے جو نہ الگ الگ اور نہ مل کر کسی سے ہو سکتا ہے۔ اور یہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء"

(الحکم)

اور آپؑ نے حضرت عیسےٰؑ کا مقام رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابل میں شاگرد اور استاد کا بتایا۔

اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روحانی افاضہ اور آپؐ کے حسن و احسان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

صد ہزاراں یوسفے بینم دریں چاہِ ذقن
واں مسیحِ ناصری شد از دمِ او بے شمار

یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حسن کا یہ عالم ہے کہ میں حضرت یوسف علیہ السلام کی مثل (جو حسن و جمال میں ضرب المثل ہیں) لاکھوں یوسفؑ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی چاہِ ذقن میں دیکھ رہا ہوں۔

اس کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا حسن لاکھوں یوسف پر فائق ہے۔ دوسرا یہ کہ لاکھوں یوسف باوجود اپنے کمال حسن کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن پر نثار اور حضورؐ کی محبت کے اسیر ہیں اور آپؐ کا روحانی احسان اس قدر وسیع اور بلند ہے کہ حضورؐ کے دم یعنی انفاس طیبہ کی برکت سے آپؐ کی امت میں سے بے شمار مسیح ہو چکے اور ہوں گے۔ اور جو روحانی شربت موسےٰؑ اور عیسےٰؑ اور دوسرے انبیاء کو پلایا گیا آپؐ کے کامل متبعین وہی شربت نہایت کثرت سے نہایت لطافت نہایت لذت سے پیتے ہیں اور پی رہے ہیں۔ اسرائیلی نور ان میں روشن ہیں۔ بنی یعقوب کے پیغمبروں کی ان میں برکتیں ہیں سبحان اللہ! ثم سبحان اللہ

حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کس شان کے نبی ہیں۔ اللہ اللہ کیا عظیم الشان نور ہے۔ جس کے ناچیز خادم جس کی ادنیٰ سے ادنیٰ امت جس کے احقر سے احقر جاکر مراتب مذکورہ تک پہنچ جاتے ہیں۔

(براہین احمدیہ حصہ دوم ص ۲۴۷)

اور یہی بات آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث لو کان موسیٰ و عیسیٰ حیین لما وسعھما الا اتباعی میں بیان فرمائی۔ کہ اگر موسیٰؑ اور عیسےٰؑ زندہ ہوتے تو وہ میرے شاگرد ہوتے اور وہ میری پیروی میں نجات دیکھتے۔ (باقی)

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۰ء کی مختصر روئداد

(بقیہ صفحہ ۵)

اور اسلام کے غالب آنے کی بشارات اور ان کے ظہور پر بھی مسحور کن انداز میں روشنی ڈالی۔

آخر میں صاحب صدر مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے دعا کی اہمیت پر نہایت اختصار کے ساتھ لیکن جامع انداز میں روشنی ڈالی اور احباب کو جلسے کے بابرکت ایام دعاؤں اور ذکر الٰہی میں بسر کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

مکرم صاحبزادہ صاحب کے صدارتی ارشادات کے بعد ساڑھے تین بجے سہ پہر پہلے دن کا دوسرا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

درخواست دعا مکرم و محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو تین روز سے دائیں بازو۔ دائیں ٹانگ اور کمر کی دائیں جانب شدید درد ہے۔ اور اسی طرح دایاں پاؤں سن ہے۔ شدید درد کی وجہ سے محترم ملک صاحب کو سخت تکلیف ہے اور بے چینی بہت زیادہ ہے۔ احباب کرام ان کی کامل شفا یابی کے لئے دردِ دل سے دعا کریں۔

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۰ء کی مختصر روئداد

پہلے دن کا دوسرا اجلاس (۲)

جماعت احمدیہ پاکستان کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۰ء کے افتتاحی اجلاس منعقدہ ۲۶ دسمبر کی مختصر روئداد یکم جنوری ۱۹۶۱ء کے الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ پہلے دن کا دوسرا اجلاس ظہر اور عصر کی باجماعت نمازوں کے بعد جو مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے جمع کر کے پڑھائیں دو بجے بعد دوپہر مکرم جناب صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ آغاز کار مکرم حافظ شفیق احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ بعد ازاں مکرم جناب مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا نے ”تقوے اللہ اور اسکے حصول کے ذرائع“ پر ایک ایمان افروز تقریر فرمائی۔

تقویٰ اللہ اور اسکے حصول کے ذرائع

محترم مرزا عبد الحق صاحب نے اپنی تقریر میں تقویٰ کی تعریف اس کی اہمیت اور اس کے حصول کے ذرائع پر نہایت احسن پیرائے میں روشنی ڈالی۔ قرآن مجید اور احادیث نبویؐ کی روشنی میں آپ نے بتایا کہ تقویٰ کی تعریف یہ ہے کہ انسان اپنے اندر خدا تعالےٰ کا خوف پیدا کرے اور اس کے جملہ احکام کی کامل اطاعت کو اپنے اوپر لازم کرتے ہوئے نہ صرف یہ کہ نفس کو ہر قسم کے گناہوں سے بچائے بلکہ گناہوں کے قریب بھی نہ جائے۔ آپ نے بتایا کہ دوسرے الفاظ میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ تقویٰ اصلاح نفس اور نیکی کے حصول میں مداومت اختیار کرنے کی وہ قوت ہے جو اللہ تعالےٰ کے خوف یا اس کی محبت کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ قوت انسان کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچاتی ہے اور اس کے نفس کو ہر آن نیکی کی طرف حرکت دیتی ہے گویا انسان اس سے تمام نقصانوں یا بدیوں سے بچ کر خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھاتا ہے اور پرہیز گاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھتا ہے سو گویا بالفاظ دیگر خدا تعالےٰ کی فرمانبرداری اور اخلاص اور محبت الٰہی کے مقام پر کھڑے ہونے کا نام تقوےٰ ہے اور یہی اسلام کا حقیقی مقصد ہے۔

دوران تقریر میں تقویٰ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا تمام عبادات اور مجاہدات کا نچوڑ یا خلاصہ تقویٰ کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے جس طرح انسانی جسم کے لئے تمام غذاؤں کا خلاصہ وہ خون ہے۔ جو جسم کے ذرہ ذرہ میں سرایت کرتا اور اسے قوت اور توانائی بخشتا ہے اسی طرح عبادات اور احکام شریعت کی پابندی وہ غذائیں ہیں جن کے نتیجے میں وہ صالح خون پیدا ہوتا ہے جس کا نام تقویٰ ہے اگر تقویٰ کا صالح خون ان عبادات اور مجاہدات سے پیدا نہ ہو تو یہ سب ہیچ اور فضول ہیں اور اپنا اصل مقصد پورا نہیں کرتیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی متعدد آیات میں تقویٰ کی اہمیت پر بہت زور دیا ہے کہیں فرمایا ہے کہ تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ متقی ہے کہیں ارشاد ہوتا ہے کہ نیک انجام صرف تقویٰ کے ساتھ ہی وابستہ ہے اسی طرح کبھی اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اصل اور حقیقی نیکی تقوےٰ ہی ہے اور کبھی فرماتا ہے کہ اللہ تو متقیوں کے ساتھ محبت رکھتا ہے اور کبھی متقیوں کو بشارت دیتا ہے کہ وہ خوف اور حزن میں مبتلا نہیں ہونگے۔ ان کے لئے کامیابی ہی کامیابی ہے۔

تقویٰ کی اہمیت بیان کرنے کے بعد آپ نے تقوےٰ کے حصول کے ذرائع پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی اور اس ضمن میں تقویٰ حاصل کرنے کے متعدد مراحل بیان کئے ان میں خدا تعالےٰ کی ذات اور اسکی صفات کی معرفت حاصل کرنا قرآن مجید کے معارف پر غور کرنا نمازوں کو خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کرنا اپنے ماحول کو ایسا بنانا کہ جس کے زیر اثر خشوع وخضوع کی حالت ترقی کرے۔ نماز کے علاوہ دیگر عبادات اور احکام شریعہ کی پابندی کرنا، فروج کی حفاظت کرنا اور اس طرح گناہوں کے ارتکاب سے محفوظ رہنا۔ امانتوں اور عہدوں کی پوری پوری رعایت رکھنا اور اسی طرح معاشرے کی اصلاح کے لئے کوشاں رہنا اور ذکر الٰہی کو اپنی زندگی کی غذا بنانا وغیرہ مراحل شامل تھے آپ نے ان سب مراحل کے بارے میں نہ صرف قرآن مجید کی آیات بطور دلیل پیش کیں بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے بیش قیمت اقتباسات پیش کر کے ان میں سے ایک ایک بات کو نہایت خوبی اور عمدگی سے واضح فرمایا۔ اور تقریر کے آخر میں تقویٰ پر حضور علیہ السلام کی تحریرات کے بعض نہایت روح پرور اور ایمان افروز اقتباسات پیش کئے آپ کی یہ پُرمغز اور بصیرت افروز تقریر بہت ازدیاد ایمان کا موجب ہوئی۔

بعض اعتراضات کے جواب

مکرم مرزا عبد الحق صاحب کے بعد مکرم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے ایک پُرزور تقریر میں احمدیت پر بعض اعتراضات کے جواب دئے اس ضمن میں آپ نے اسلام کی موجودگی میں احمدیت کی ضرورت کو واضح کیا اور بتایا کہ احمدیت حقیقی اسلام کا دوسرا نام ہے۔ آپ نے قرآن مجید اور احادیث نبویؐ کی روشنی میں وفات مسیح پر بھی نہایت احسن پیرائے میں روشنی ڈالی۔ نیز بعثت مسیح موعودؑ سے متعلق احادیث پر جو اعتراضات کئے جاتے ہیں ان کے بھی مدلل جوابات دئے۔ نیز آخر میں عیسائیت کے مغلوب ہونے

(باقی ۵ پر)

وقف جدید سال چہارم۔ نقد ادائیگی کی دوسری فہرست

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی طرف سے وقف جدید کے سال چہارم کے آغاز پر نقد ادائیگی کرنے والے احباب کی دوسری فہرست درج ذیل کی جاتی ہے۔

نمبر	نام	رقم
۱	حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی ربوہ	۲۵/-/-
۲	صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب مع بیگم صاحبہ	۳۷/-/-
۳	شوکت جہان دختر میاں طاہر احمد صاحب ”	۶/-/-
۴	جماعت بشیر آباد سندھ بذریعہ محمد موسےٰ صاحب سیکرٹری وقف جدید	۳۶۴/۲/-
۵	جماعت احمدیہ ظفر آباد لابینی سندھ بذریعہ چوہدری مقبول احمد صاحب	۲۲۶/۸/-
۶	منشی نور دین صاحب دارالرحمت غربی ربوہ	۶/۸/-
۷	شیخ عبد السلام صاحب ” ”	۶/۸/-
۸	غلام محمد صاحب چاہ کشووالہ جلا ارائیں	۶/-/-
۹	چوہدری شرافت احمد صاحب دفتر وقف جدید	۶/۴/-
۱۰	” عبد الرحمان صاحب انسپکٹر وقف جدید سندھ	۶/-/-
۱۱	اہلیہ صاحبہ ارشاد بیگم اہلیہ اوّل ” ”	۶/-/-
۱۲	اہلیہ ثانی محمودہ بیگم ” ”	۶/-/-
۱۳	سلطان احمد صاحب پسر مرحوم ”	۳/-/-
۱۴	حاجی محمد ابراہیم صاحب خلیل انسپکٹر وقف جدید مع عیال ربوہ	۹/-/-
۱۵	مکرم عبد الحق صاحب بوبک	۶/۴/-
۱۶	جماعت جھنگ صدر	۱۰۲/۹/-
۱۷	چوہدری محمد اکرام صاحب امیگا ریڈیو ملتان چھاؤنی	۵۵/-/-
۱۸	جماعت احمدیہ فقر آباد سندھ	۱۱۵/-/-

(نمبر ۱۰ تا ۱۳ میزان: ۲۱/-/-)

(انچارج دفتر وقف جدید انجمن احمدیہ)

زکوٰۃ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد

تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ اوّل صفحہ ۲۳۹ میں حضور تحریر فرماتے ہیں:۔

”تیسری چیز جس پر خصوصیت سے اسلام نے زور دیا ہے۔ اور جس کی طرف قرآن کریم میں بار بار توجہ دلائی گئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ روپیہ بے شک کماؤ مگر کچھ کماؤ اس پر زکوٰۃ ادا کرو۔ اسلام نے بے شک روپیہ کو بند رکھنا ناجائز قرار دیا ہے۔ مگر روپیہ کمانا منع نہیں کیا۔ پس فرماتا ہے کہ اگر تم روپیہ کماتے ہو اور کچھ روپیہ اپنی ضروریات کے لئے عارضی طور پر جمع کر لیتے ہو۔ جس پر ایک سال گذر جاتا ہے۔ تو اس پر زکوٰۃ ادا کرو۔ اور اگر کوئی شخص باقاعدگی سے زکوٰۃ ادا کرتا ہے تو یہ اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ وہ دنیا کو دین کی خاطر کماتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص زکوٰۃ نہیں دیتا تو یہ اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ وہ دنیا محض دنیا کی خاطر کماتا ہے۔ خدا تعالےٰ کی رضا حاصل کرنے کا شوق اس کے دل میں نہیں۔ اگر واقعہ میں اس کے دل میں خدا تعالےٰ کے قرب اور اسکی محبت کو جذب کرنے کا احساس ہوتا۔ اگر دنیا کو وہ دین کی خاطر کمارہا ہوتا۔ تو اس کا فرض تھا کہ وہ اپنے مال میں سے خدا تعالےٰ کا حق ادا کرتا اور پوری دیانتداری کے ساتھ ادا کرتا۔ لیکن جب وہ زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو یہ اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ وہ شیطان کا تابع ہے۔ خدا تعالےٰ کے احکام کا تابع نہیں“۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

نادار مریضوں کے علاج کیلئے چندہ دینے والے احباب

(از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

نادار و غریب مریضان کے علاج کے لئے جن احباب جماعت نے مورخہ ۱۲/۶۰ ۲ سے ۱۲/۶۰ ۳ تک رقوم بطور صدقہ بھجوائی ہیں۔ ان کے نام مع رقوم کی دوسری قسط ذیل میں شائع کئے جاتے ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان صدقات کو قبول فرماتے ہوئے بھجوانے والے دوستوں کی تمام مشکلات و بیماریوں کو دور فرما دے۔ آمین۔

نیز احباب سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ رقوم نادار مریضوں کے علاج کے لئے فضل عمر ہسپتال میں بھجواتے رہیں۔

(ڈاکٹر مرزا منور احمد)

۵۷۔ امۃ السعید صاحبہ بنت چوہدری محمد طفیل صاحب دولم کاہلواں سیالکوٹ ۱/۱۰
۵۸۔ چوہدری غلام نبی صاحب جماعت بھلیر ضلع گجرات -/۵
۵۹۔ عبد اللطیف صاحب لارنس روڈ کراچی -/۵
۶۰۔ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ احمد نگر ضلع جھنگ -/۱۲
۶۱۔ محمد اعظم صاحب سیکرٹری مال ایبٹ آباد -/۳
۶۲۔ سید حبیب الرحمٰن شاہ صاحب ہیڈ سلیمانکی -/۲
۶۳۔ مشتاق احمد صاحب سیکرٹری مال ماموں کانجن -/۲۳
۶۴۔ میاں محمد حسین صاحب سیکرٹری مال مردان ۴/۱۴
۶۵۔ منشی سربلند صاحب سول لائن لاہور -/۲
۶۶۔ محمد حسین صاحب سیکرٹری مال لاہور چھاؤنی ۱۲/۴
۶۷۔ مولوی مہدی شاہ صاحب دفتر اصلاح و ارشاد ربوہ -/۱/۸
۶۸۔ محمد رفیق صاحب ناصر آباد سندھ ۲/۹
۶۹۔ چوہدری محمد اکرم خانصاحب حیدر آباد -/۱۰
۷۰۔ بیگم صاحبہ منور احمد صاحب لاہور -/۲۰۰
۷۱۔ جماعت احمدیہ شیخوپورہ -/۸۳
۷۲۔ عبد الرحیم صاحب چک ۹۰/۱۲-ل ننگری -/۳۰
۷۳۔ شیخ عبد الخالق صاحب الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ -/۱
۷۴۔ محمد دار الصدر جنوبی ربوہ ۳/۸
۷۵۔ محمد عمر بشیر صاحب ڈھاکہ -/۵
۷۶۔ عبد المنان شاہ صاحب چک ۲۳۱/ ج ب لائلپور ۱/-/-
۷۷۔ عبد الحق صاحب پنڈی بھاگو سیالکوٹ -/۱
۷۸۔ شیخ لطیف احمد صاحب مغلپورہ لاہور -/۱۰
۷۹۔ مشتاق علی احمد صاحب شیرو کے ضلع شیخوپورہ ۸/-/-
۸۰۔ مولوی محمد عبد اللہ صاحب چک ۸۹ سرگودھا -/۵
۸۱۔ محمد یوسف صاحب سلیم جامعہ احمدیہ ربوہ -/۱
۸۲۔ حاجی امیر عالم صاحب بذریعہ عبد الرشید صاحب انور ربوہ -/۴/۱

۸۳۔ عبد الحی صاحب منجانب اقبال احمد خانصاحب مرحوم بستی مندرانی -/۵
۸۴۔ نذیر احمد صاحب و محمد شفیع صاحب چک ۲۳ ج ب سرگودھا ۲۳/۹
۸۵۔ قریشی اسمٰعیل صاحب و عبد الماجد صاحب میانوالی -/۱
۸۶۔ میجر بشیر احمد شاہ صاحب مالاکنڈ -/۱۰
۸۷۔ عبد الرشید صاحب حلقہ جابکسواراں لاہور -/۱
۸۸۔ جماعت احمدیہ ڈسکی ضلع سیالکوٹ ۸/۱
۸۹۔ اہلیہ صاحبہ کیپٹن شیخ نثار احمد صاحب لاہور -/-/۱۰
۹۰۔ ڈاکٹر بشیر محمد جمالی صاحب دار البرکات ربوہ -/۲
۹۱۔ مولوی محمد الدین صاحب ناظر تعلیم ربوہ ۴/
۹۲۔ بیگم صاحبہ چوہدری شاہنواز صاحب کراچی -/۳۰۰
۹۳۔ امۃ الحی صاحبہ بنت " " -/۲۰
۹۴۔ بیگم ثانی سید انتظار حسین صاحب کراچی -/۲۰
۹۵۔ بیگم صاحبہ خان بہادر دلاور خانصاحب کراچی -/۱۶۰
۹۶۔ محمودہ بیگم اہلیہ میاں حضور علی صاحب لاہور -/-/۵
۹۷۔ محمد صادق صاحب سول لائن لاہور -/۱
۹۸۔ پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ربوہ -/۱۰
۹۹۔ بشریٰ بیگم صاحبہ بذریعہ صوبیدار برکت علی صاحب فورٹ عباس -/۱
۱۰۰۔ مستری اللہ دتا صاحب سیکرٹری مال کرتو -/۵/۱۰
۱۰۱۔ ملک محمود احمد صاحب سیکرٹری مال حیدر آباد -/۲
۱۰۲۔ بابو غلام رسول صاحب سیکرٹری مال سرگودھا -/۴۰
۱۰۳۔ ملک عبد المالک صاحب ایبٹ آباد -/۱
۱۰۴۔ محمد حنیف صاحب قمر جماعت ڈیرہ غازیخان -/۱
۱۰۵۔ چوہدری مراد علی صاحب گوجرانوالہ ۱۵/
۱۰۶۔ کلثوم صاحبہ بنت خان بہادر دلاور خان صاحب کراچی ۵۵
۱۰۷۔ سکواڈرن لیڈر قریشی صاحب سرگودھا -/۱۵

۱۰۸۔ عبد السمیع صاحب چوہدری ٹنڈو الہ یار -/۱۰
۱۰۹۔ ام کلثوم اہلیہ شیخ فیروز الدین صاحب سلطان پورہ لاہور -/۵
۱۱۰۔ چوہدری بشیر احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور -/۷۰
۱۱۱۔ عبد الجبار خانصاحب سرگودھا -/۱۰
۱۱۲۔ صادقہ بیگم اہلیہ شیخ فضل احمد صاحب لاہور -/۵
۱۱۳۔ ملک بشیر احمد صاحب سیالکوٹ چھاؤنی ۱۰/
۱۱۴۔ رانا عبد الکریم صاحب وحدت کالونی لاہور -/۲
۱۱۵۔ محمد زکریا صاحب طاہر سول لائن لاہور -/۵
۱۱۶۔ شیخ بشیر احمد صاحب ابن شیخ محمد الدین صاحب ربوہ -/۲
۱۱۷۔ حاجی امیر عالم صاحب کوٹلی آزاد کشمیر -/۵
۱۱۸۔ سردار علی صاحب جماعت کنجروڑ سیالکوٹ -/۵

۱۱۹۔ چوہدری شبیر احمد صاحب لاہور -/۱۰۰
۱۲۰۔ سید سہیل احمد صاحب سی۔ ایس۔ پی لاہور -/۱۰
۱۲۱۔ پیر محمد زمان صاحب مانسہرہ -/۲۵
۱۲۲۔ سردار محمد صاحب -/۲
۱۲۳۔ عبد الستار خانصاحب ڈیرہ غازیخاں -/۳
۱۲۴۔ ماسٹر مولاداد صاحب شہزادہ ضلع سیالکوٹ -/۲
۱۲۵۔ شیخ عبد الحمید صاحب سلطان پورہ لاہور -/۳
۱۲۶۔ والدہ صاحبہ ڈاکٹر اختر محمود صاحب لاہور منجانب خورشید انور صاحب راولپنڈی ۲۵/
۱۲۷۔ بنت ڈاکٹر محمد بشیر صاحب -/۳۰

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

دعائے مغفرت

(۱) میاں فضل الدین صاحب زرگر بھیرو چک والے ربوہ میں بروز ہفتہ ۱۲/۶۰ ۱۰ بوقت ۸ بجے صبح فوت ہو گئے ہیں۔ مرحوم بہت نیک اور مخلص احمدی تھے۔ احباب کرام ان کی مغفرت اور ان کے اہل و عیال کے صبر جمیل کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد قاسم رحیم یار خاں)

(۲) بندہ کی خوشدامنہ سلطان بی بی صاحبہ مورخہ ۹ اور ۱۰ دسمبر ۱۹۶۰ء کی درمیانی رات کو صرف ایک دن بیمار رہ کر اس دار فانی سے کوچ کر گئیں۔ مرحومہ صحابی اور موصیہ تھیں۔ احباب ان کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ ماسٹر کمال الدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ملہو کے۔ تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ)

دعائے نعم البدل

میری بچی بقضائے الٰہی مورخہ ۱۲/۶۰ ۲ بروز جمعہ فوت ہو گئی۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نعم البدل عطا فرمائے اور ہمیں صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(از منشی عبد القادر ڈسٹنٹ کلارک بلدیہ، صدر بازار اوکاڑہ)

صیغہ نشر و اشاعت کی تین ضروری کتابیں

(۱) "احمدیہ تحریک پر تبصرہ" اس کتاب میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے دعویٰ مسیحیت اور امتی نبوت اور تحریک احمدیت پر ملک جعفر خانصاحب ایڈووکیٹ کے اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہیں۔ قیمت مجلد ۲/۴ روپے۔

(۲) "پیشگوئی در بارہ مرزا احمد بیگ اور اس کے متعلق تحقیقات کی وضاحت" اس کتاب میں نکاح والی پیشگوئی پر تمام اعتراضات کا جامع اور مفصل جواب دیا گیا ہے۔ قیمت -/۱۲/-

(۳) "مولوی محمد ابراہیم صاحب کمیر پوری کے وساوس کا ازالہ" حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر پندرہ جھوٹ کے الزامات کے جوابات اور ڈپٹی عبد اللہ آتھم کے متعلق پیشگوئی کی حقیقت پر مشتمل ہے۔ قیمت -/۱۲/-

مہتمم نشر و اشاعت نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جاری ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں (سکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۹۰۲ :- میں بشارت احمد ولد ماسٹر چراغ الدین صاحب قوم راجپوت (لنگا) پیشہ ملازمت عمر تقریباً ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن عارف والا حال ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۱۱/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۳۰/- روپے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصے کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ فقط راقم الحروف بشارت احمد ایف اے۔ سی ٹی ولد ماسٹر چراغ الدین صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ ضلع جھنگ ۱۷/۱۱/۶۰

العبد :- بشارت احمد

گواہ شد :- سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ ۱۷/۱۱/۶۰

گواہ شد :- عزیز محمد اطہر ولد غلام علی خاں صاحب زعیم مجلس دارالنصر غربی ربوہ ۱۷/۱۱/۶۰

نمبر ۱۵۹۰۳ :- میں مقصود احمد ولد چوہدری فرزند علی صاحب نمبردار قوم گوجر پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک ۱۲/۱۱ ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ اسّی روپے ۸۰/- معہ الاؤنس مہنگائی ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

فقط راقم الحروف مقصود احمد بقلم خود ولد چوہدری فرزند علی صاحب حال ایم سی پرائمری سکول دارالنصر غربی ربوہ ضلع جھنگ

العبد :- مقصود احمد

گواہ شد :- سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا۔ کارکن دفتر وصیت ربوہ۔ ۱۷/۱۱/۶۰

گواہ شد :- عزیز محمد اطہر ولد غلام علی خاں زعیم مجلس دارالنصر ربوہ۔ ۱۷/۱۱/۶۰

نمبر ۱۵۹۰۴ :- میں چراغ بی بی بیوہ عمر الدین صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۱۱/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد حق مہر ۱۰۰/- روپے ہے جو میں وصول کر چکی ہوں اور میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بد حصہ جائیداد داخل کر دوں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت دس روپے ماہوار ہے۔ جو میرے لڑکے کی طرف سے مجھے بطور جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔

الامۃ :- نشان انگوٹھا چراغ بی بی بیوہ عمر الدین۔ گواہ شد :- سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ کارکن دفتر وصیت ۱۹/۱۱/۶۰۔ گواہ شد :- سلطان محمود شاہد ولد سید سردار شاہ صاحب تعلیم الاسلام کالج ربوہ ۱۹/۱۱/۶۰

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری محمد حسن صاحب افسر مال با اختیارات سپیشل کلکٹر جھنگ۔

مقدمہ فک الرہن موضع پارپوالہ تحصیل شورکوٹ

غلام محمد ولد لعل ۔ ذوالفقار ولد پال ۔ مسماۃ جنت بی بی بیوہ عنایت قوم جٹ جوئیہ سکنہ پارپوالہ تحصیل شورکوٹ۔

بنام : بہادر چند ۔ نانک چند ۔ رام سروپ ۔ رام کشن ۔ پسران ٹھاکر داس امیر ۔ لدھا ۔ پسران تلسی رام ۔ رام دتہ ولد جھانگی رام ۔ جیٹھہ ولد چانڈی ۔ سادھو ۔ گنپت داس پنجہ رام امیر چند پسران گودایا رام وغیرہ غیر مسلم حال بھارت۔

درخواست فک الرہن کھاتہ ۲۳ کا ۱/۲ حصہ بقدر ۲۶-۱۲ عہ کنال کھاتہ ۱۰۰ کا ۱/۲ حصہ بقدر عہ ۲۰-۲ کنال مطابق جمعبندی سال ۵۷-۱۹۵۵ء

مقدمہ مندرجہ بالا میں بہادر چند وغیرہ فریق دوئم غیر مسلم ہیں۔ جو کہ اب ترک سکونت کر کے ہندوستان چلے گئے ہیں۔ جن پر اب آسانی سے تعمیل ہونی مشکل ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار مشتہر کیا جاتا ہے کہ وہ مورخہ ۱۷/۱/۶۱ کو صبح ۹ بجے مقام جھنگ صدر حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کریں۔ ورنہ بصورت عدم حاضری کارروائی یکطرفہ کی جائے گی۔

آج مورخہ ۲/۱۲/۶۰ کو بثبت ہمارے دستخط و مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

پراپرٹی ٹیکس کی نئی تشخیص کو منسوخ نہیں کیا جائے گا

صوبائی حکومت نے مالکان کا احتجاج قبول نہیں کیا

لاہور ۴ر جنوری۔ صوبائی حکومت نے اس تجویز سے اتفاق نہیں کیا کہ لاہور میں متروکہ اور مقامی املاک پر پراپرٹی ٹیکس کی نئی تشخیص کو منسوخ کر کے از سر نو کرائی جائے۔ دریں اثنا متعلقہ محکمہ کو تشخیص کے خلاف پندرہ ہزار سے زائد اعتراضات موصول ہوئے ہیں ۔۔ بیان کیا جاتا ہے صوبائی حکومت نے اس احتجاج کو قبول نہیں کیا جو سینکڑوں مالکان املاک کی جانب سے گزشتہ چند ماہ میں کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں جو عرضداشتیں حکومت کو مختلف حلقوں کی جانب سے بھجوائی گئی تھیں۔ ان میں یہ موقف اختیار کیا گیا تھا کہ نئی تشخیص سابقہ شرح ٹیکس کے مقابلہ میں کئی گنا زیادہ ہے اس نئی شرح کے تحت ٹیکس وصول کرنے کے جو نوٹس جاری کئے گئے ہیں وہ املاک کے صحیح کرایوں کے مطابق نہیں اور اس کئی گنا اضافہ شدہ تشخیص کا اثر معیشت کے موجودہ ڈھانچے پر پڑیگا بالخصوص متروکہ املاک کے جس مجوزہ کرایہ کی بنا پر پراپرٹی ٹیکس ادا کرنے کو لگایا گیا ہے وہ پچھلے کرایوں کی نسبت

اعلان نکاح

ملک محمد یعقوب صاحب بی اے۔ بی ای ڈی کا نکاح آمنہ خانم بنت مولوی محمد اسماعیل صاحب ذبیح سے چار ہزار روپیہ حق مہر پر مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مسجد مبارک میں بروز جمعۃ المبارک پڑھا۔ معزز خادمین صحابہ کرام اور درویشان قادیان کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے جانبین کے لئے برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(محمد لطیف احمدی از کوئٹہ)

دو حادثوں میں ۶۳ ہلاک

نئی دہلی ۴ر جنوری۔ بہار اور سورت کی اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ گذشتہ دو روز میں دو حادثوں میں ۶۳ اشخاص ہلاک ہو گئے۔ بہار میں جمعرات کے روز ایک بس درخت سے جا ٹکرائی۔ جس میں پچاس مسافر جل کر ہلاک ہو گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بس درخت سے ٹکرانے کے بعد الٹ گئی اور بس کے پٹرول کی ٹینکی دھماکے سے پھٹ گئی اور گاڑی کو آگ لگ گئی۔ گاڑی میں سوار ۵۳ مسافر آگ کی لپیٹ میں آ گئے اور ٹوٹی ہوئی بس کے تمام حصوں میں آگ لگنے کی وجہ سے مسافر بچ نہ سکے۔ صرف تین اشخاص بچے جو بری طرح جھلس گئے تھے انہیں فوراً ہسپتال پہنچا دیا گیا۔

دوسرا حادثہ سورت میں ہوا تیرہ اشخاص جن میں زیادہ تعداد بچوں کی تھی۔ ایک ٹیلہ کے نیچے دب جانے سے ہلاک ہو گئے۔

جیٹ طیارے میں پشاور سے ڈھاکہ تک اڑھائی گھنٹے میں پرواز

فضائیہ کے ایئر مارشل اصغر خاں نے نیا ریکارڈ قائم کر دیا

ڈھاکہ ۳ جنوری۔ فضائیہ کے کمانڈر انچیف ایئر مارشل اصغر خاں نے کل "جیٹ بمبار بی ۵۷" میں پشاور سے ڈھاکہ تک دو گھنٹے بتیس منٹ میں پرواز کر کے نیا ریکارڈ قائم کر دیا ہے۔ آپ نے لاہور سے ڈھاکہ تک کا فاصلہ ایک گھنٹہ اٹھاون منٹ میں طے کیا۔

فضائیہ کے کمانڈر انچیف اپنا طیارہ خود چلا رہے تھے۔ ڈھاکہ اور لاہور کے درمیان سابقہ ریکارڈ ساڑھے چار گھنٹے کا تھا۔ ایئر مارشل اصغر خاں نے جس طیارے میں پرواز کی وہ ڈھاکہ کے ہوائی اڈہ پر اترنے والا پہلا جیٹ بمبار تھا۔ فضائیہ کے کمانڈر انچیف کا چمکتا ہوا بی ۵۷ بمبار جب ہوائی اڈے میں رکا تو ایئر مارشل اصغر خاں مسکراتے ہوئے باہر نکلے فضائیہ کے افسروں نے نہایت گرم جوشی سے ان کا استقبال کیا۔ کسی جگہ رکے بغیر تھکا دینے والی اس پرواز کے باوجود ایئر مارشل اصغر خاں ہشاش بشاش نظر آتے تھے پائلٹ کی وردی میں ملبوس ایئر مارشل اصغر خاں نے بتایا کہ ان کی اس پرواز کا مقصد یہ ظاہر کرنا ہے کہ اس جیٹ دور میں پاکستان کے دونوں حصے ایک دوسرے کے کتنے قریب ہیں۔ ان کا طیارہ صبح آٹھ بجے پشاور سے روانہ ہوا اور مغربی پاکستان کے وقت کے مطابق ساڑھے دس بجے (مشرقی پاکستان کے وقت کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے) ڈھاکہ پہنچا۔

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت چوہدری محمد حسن صاحب افسر مال باختیارات سپیشل کلکٹر جھنگ

فک الرہن واقعہ موضع یاریوالہ تحصیل شورکوٹ

غلام محمد ولد لعل ذوالفقار ولد میال قوم جٹ بوریہ سکنہ موضع یاریوالہ تحصیل شورکوٹ بنام جسونت رام۔ مہر چند۔ ہرگوبند پسران ملیا رام۔ ٹونیا رام۔ بھگوانداس۔ امیر چند پسران کرم چند۔ رام پرکاش۔ کرم چند پسران گورایا رام۔ حکم چند۔ رام نرائن پسران بھو رام وغیرہ غیر مسلم حال بھارت۔

درخواست فک الرہن کھاتہ نمبر ۶۲ کا ½ حصہ بقدر ۶۰ کنال ۷ مرلہ کھاتہ نمبر ۱۵۰ کا ¼ بقدر ۲ کنال ۸ مرلہ جمعبندی ۵۶-۱۹۵۵ء موضع یاریوالہ۔

مقدمہ بالا میں جسونت رام وغیرہ فریق دوئم غیر مسلم ہیں جو کہ ترک سکونت کر کے ہندوستان چلے گئے ہیں جن پر اب آسانی سے تعمیل ہونی مشکل ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار اخبار مشتہر کیا جاتا ہے کہ وہ مورخہ ۱۰/۱/۶۱ کو بوقت ۹ بجے مقام جھنگ صدر حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کریں۔ ورنہ بصورت عدم حاضری ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ کی جائے گی۔

آج مورخہ ۱۲/۱۲/۶۰ بثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) دستخط حاکم

(بقیہ صفحہ ۲)

باجماعت نماز ادا نہیں کرتے وہ اپنے آپ کو دوزخ کا ایندھن بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ بے شک دنیا میں نیکی کے اور بھی بہت سے کام ہیں لیکن نماز کو خدا تعالیٰ نے سب سے مقدم قرار دیا ہے اور سوائے اسکے کہ کوئی معذوری ہو یا کوئی ہنگامی کام پڑ جائے نمازوں کے اوقات میں مسجد میں آنا نہایت ضروری ہے ہنگامی کاموں سے مراد یہ ہے کہ مثلاً کسی جگہ آگ لگ گئی ہو تو اس وقت آگ بجھانا ضروری ہوگا۔ نماز بعد میں ادا کرلی جائے گی۔ لیکن اس قسم کے استثنائی حالات کے بغیر جو شخص نماز باجماعت کی ادائیگی میں کوتاہی کرتا ہے وہ ایک بہت بڑے جرم کا مرتکب ہوتا ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴